نمبر ۴۴ | ۱۸ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۲ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۸ اکتوبر کو بوقت چار بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو سر درد کی وجہ سے تکلیف ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت عطا فرمائے:۔

مقدمۂ بہاولپور کی پیروی کے لئے جس کی کارروائی ۸ اکتوبر سے شروع ہے۔ نظارت امور عامہ کی طرف سے مولوی جلال الدین صاحب شمس۔ شیخ مبارک احمد صاحب اور حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری روانہ کئے گئے ہیں:۔

۷۔ اکتوبر۔ مولوی عبد الغفور صاحب جماعت احمدیہ مانانوالہ ضلع امرتسر کے جلسہ میں اور مہاشہ محمد عمر صاحب عارف والہ ضلع منٹگمری آریوں کے مقابلہ کے لئے بھیجے گئے:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے عمل سے اہلِ حق کا گروہ ہونے کا ثبوت دو

"یاد رکھو کہ ہماری جماعت اس بات کے لئے نہیں ہے۔ جیسے عام دُنیادار زندگی بسر کرتے ہیں۔ نرا زبان سے کہدیا۔ کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں۔ اور عمل کی ضرورت نہ سمجھی جیسے بدقسمتی سے مسلمانوں کا حال ہے۔ کہ پوچھو تم مسلمان ہو۔ تو کہتے ہیں شکر الحمد للہ۔ مگر نماز نہیں پڑھتے۔ اور شعائر اللہ کی حرمت نہیں کرتے۔ پس میں تم سے یہ نہیں چاہتا۔ کہ صرف زبان سے ہی اقرار کرو۔ اور عمل سے کچھ نہ دکھاؤ۔ یہ نکمی حالت ہے۔ خدا تعالیٰ اسے پسند نہیں کرتا۔ اور دُنیا کی اس حالت نے ہی تقاضا کیا۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے۔ پس اب اگر کوئی میرے ساتھ تعلق رکھ کر بھی اپنی حالت کی اصلاح نہیں کرتا۔ اور عملی قوتوں کو ترقی نہیں دیتا۔ بلکہ زبانی اقرار ہی کو کافی سمجھتا ہے۔ وہ گویا اپنے عمل سے میری عدم ضرورت پر زور دیتا ہے۔ پھر تم اگر اپنے عمل سے ثابت کرنا چاہتے ہو۔ کہ میرا آنا بے سُود ہے۔ تو پھر میرے ساتھ تعلق کرنیکے کیا معنے ہیں؟۔ میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو۔ تو میری اغراض و مقاصد کو پورا کرو۔ اور وہ یہی ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ۔ اور قرآن شریف کی تعلیم پر اسی طرح عمل کرو۔ جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کرکے دکھایا۔ اور صحابہ رضؓ نے کیا۔ قرآن شریف کی صحیح منشاء کو معلوم کرو۔ اور اس پر عمل کرو۔ خدا تعالیٰ کے حضور اتنی ہی بات کافی نہیں ہو سکتی۔ کہ زبان سے اقرار کرلیا۔ اور عمل میں کوئی روشنی اور سرگرمی نہ پائی جائے۔ یاد رکھو۔ کہ وہ جماعت جو خدا تعالیٰ قائم کرنی چاہتا ہے۔ وہ عمل کے بدوں زندہ نہیں رہ سکتی یہ وہ عظیم الشان جماعت ہے۔ جس کی تیاری حضرت آدم کے وقت سے شروع ہوئی ہے کوئی نبی دُنیا میں نہیں آیا۔ جس نے اس دعوت کی خبر نہ دی ہو۔ پس اس کی قدر کرو اور اس کی قدر یہی ہے۔ کہ اپنے عمل سے ثابت کرکے دکھاؤ کہ اہلِ حق کا گروہ تم ہی ہو۔"

جناب چودھری ظفراللہ خانصاحب کی ایک تقریر کا خلاصہ

ہندوستان میں نیا دستور حکومت کسطرح کامیاب ہو سکتا ہے

جناب چودھری ظفراللہ خاں صاحب کی ایک تقریر کینیڈین کلب کے ماتحت رائل پارک ہوٹل میں ہندوستان کے آئندہ دستور اساسی کے متعلق ہوئی۔ جس کا ذکر کرتا ہوا کینیڈا کا ایک با اثر اخبار لکھتا ہے:۔

چودھری ظفراللہ خاں صاحب نے کینیڈین کلب کے لنچ پر رائل پارک ہوٹل میں تقریر کی۔ جس میں مسائل ہند کے پُر امن حل کے متعلق بہت امید پائی جاتی تھی۔ پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے ممبر۔ گول میز کانفرنسوں کے نمائندہ۔ جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے نمائندہ اور وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے سابق ممبر نے کہا۔ اگر وہ تمام وعدے جو گول میز کانفرنس منعقدہ لنڈن میں ہندوستانی نمائندوں سے کئے گئے۔ پورے کر دیئے جائیں۔ تو مجھے کوئی شک اور شبہ نہیں۔ کہ ہندوستان کا نیا دستور اساسی یقیناً کامیاب ہوگا۔

چودھری صاحب موصوف نے بیان کیا۔ کہ سلیکٹ کمیٹی ہندوستان کے لئے ایک ایسا وفاقی دستور العمل تیار کرنے کی کوشش کر رہی ہے جس میں صوبجات اور ہندوستانی ریاستوں کے مشترکہ معاملات کا حل ہو۔ ایسے معاملات کی دو شقیں ہونگی۔ ریزروڈ اور ٹرانسفرڈ۔ اول الذکر تو کونسل کے ماتحت ہونگے۔ جو گورنر جنرل کے سامنے ذمہ وار ہوگی۔ اور ثانی الذکر گورنر جنرل با اجلاس وزراء کے ماتحت ہونگے اور ایسے وزراء لیجسلیچر سے لئے جایا کریں گے۔ اگر دستور ناکام ہو۔ تو گورنر جنرل یا گورنر کو اختیارات ہونگے۔ کہ حکومت کو اپنے ہاتھ میں لیکر احکام جاری کرے۔ اس وقت گورنمنٹ کی ذمہ واری پارلیمنٹ کے سامنے ہوگی حتےٰ کہ حالات میں اصلاح ہو جائے ۔:

اخبار احمدیہ

دو مخلص احمدیوں کا راولپنڈی میں تبادلہ

۱۔ جناب غلام رسول صاحب شوق ایم اے ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز تبدیل ہو کر راولپنڈی تشریف لائے ہیں آپ کی تشریف آوری پر ہر طبقہ کے معززین نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کے لئے یہ تبادلہ مبارک کرے اور صیغہ تعلیم کے لئے بیش از پیش مفید بنائے۔ ۲۔ چودھری محمد فضل صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی تبدیل ہو کر پھر راولپنڈی آگئے ہیں۔ آپ سلسلہ کے نہایت مخلص اور مفید کارکن ہیں ہو نامہ نگار)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میاں ناصرالدین و برخوردار غلام احمد بخار سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ بندہ فضل حق پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ شیر کہ از امرایا ۔ ۲۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد شریف سکرٹری جماعت فیروز والہ ۳۔ میرے بھائی مولوی سید ضیاء الحق صاحب لبعارضہ بخار وغیرہ سخت بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار محی الدین از سونگھڑہ۔ ۴۔ میرے والد صاحب لبعارضہ بخار عرصہ تین ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے التجا ہے۔ کہ دعائے صحت کریں۔ خاکسار ظفر علی از ہانسی۔ ۵۔ خاکسار کی اہلیہ عرصہ چار ماہ سے دل کی دھڑکن۔ سخت زکام و دیگر عوارض نسوانی میں مبتلا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ عاجز عبدالرحیم ناگپوری۔ ۶۔ لفٹننٹ محمد ایوب خاں صاحب کی طبیعت بہت ناساز ہے احباب دعا کریں۔ کہ خدا صحت عطا کرے۔ خادم خداداد خاں۔ مراد آباد۔ ۷۔ میرے دادا صاحب اور چھوٹا بھائی بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار فضل الحق از مجھو ماں۔ ۸۔ میرا لڑکا سید عبدالصمد مدت دراز سے بیمار ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اُسے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ نیز میری بہو کے ہاں خدا کے فضل سے بچہ تولد ہونے والا ہے۔ دوستوں سے درخواست ہے۔ کہ ان کے لئے بھی دعا کریں۔ خاکسار سید عبدالوہاب۔ سونگھڑوی ۔:

۹۔ میر مہدی حسین صاحب مالک فرم احمدیہ فرنیچر سٹور دہلی عرصہ سے گردہ میں پتھری ہونے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ اگر کسی دوست کو کوئی مجرب نسخہ یاد ہو۔ تو بھیجکر مشکور فرمائیں۔ خاکسار محمد اسحاق دہلی ۔: ۱۰۔ میں جماعت احمدیہ سے اپنی بیوی اور دو بچوں کی بیماری سے صحت کی دعا کا ملتجی ہوں۔ خاکسار اعظم علی۔ ۱۰۵ ۔ رکھ

ایک معزز خاندان کا قبول احمدیت

یہ خبر خوشی سے سنی جائے گی۔ کہ مرزا عبدالغنی صاحب جو لاہور کے باشندے ہیں۔ اور قریباً سترہ سال سے نیو دہلی افر میں ضلع گر پرنٹ محکمہ میں ملازم ہیں۔ احمدیت میں داخل ہو گئے ہیں ان کے ساتھ ان کی اہلیہ صاحبہ اور پانچ بچے بھی سلسلہ میں داخل ہیں۔ مرزا صاحب موصوف قابل مبارکباد ہیں۔ کہ انہوں نے نہایت مخالفت حالات میں احمدیت کو قبول کیا ہے۔ کیونکہ وہ مرزا اکرم بیگ صاحب لاہوری کے سالے اور مرزا اعظم بیگ صاحب کے (جن کی طرف سے آج کل ایک دیوانی مقدمہ دائر ہے) ماموں اور خسر ہیں۔ اللہ تعالےٰ استقامت عطا فرمائے آمین۔ آج کل مرزا عبدالغنی صاحب معہ اہل و عیال قادیان تشریف لائے ہوئے ہیں ۔:

یوم التبلیغ کیلئے ایک قیمتی تحفہ

یوم التبلیغ نزدیک آ رہا ہے۔ اس موقعہ پر غیر احمدیوں میں تقسیم کرنے کے لئے بک ڈپو نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کی ایک لطیف تبلیغی تقریر تبلیغ حق شائع کرنے کا انتظام کیا ہے جو چھوٹی تقطیع کے ایک سو صفحات پر مشتمل ہوگی۔ لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ انشاء اللہ عمدہ ہوگا۔ مگر باوجود اس کے توسیع اشاعت کی غرض سے قیمت صرف چھ روپے چار آنے فی سینکڑہ رکھی گئی ہے امید ہے۔ کہ احباب اپنے اپنے حلقہ میں تحریک کر کے جلد ہی اس کی معقول تعداد کا آرڈر بھجوائیں گے۔ یہ لطیف تقریر حضور انور نے ۱۹۰۳ء میں ایک معزز غیر احمدی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمائی تھی جس میں نہایت ہی دلآویز۔ اور مؤثر پیرایہ میں اپنا دعوے اور اس کے دلائل بیان فرمائے۔ اور اکثر ضروری مسائل پر روشنی ڈالی ہے۔ الغرض یہ تقریر اس موقعہ کے لئے بہت موزوں ہے اس دن غیر احمدیوں میں ادھر اُدھر کی تحریریں تقسیم کرنے کی بجائے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاکیزہ کلام پہونچانا انشاء اللہ تعالےٰ بہت زیادہ مفید اور بابرکت ہوگا۔ چونکہ وقت بہت تنگ ہے۔ اس لئے مجھے توقع ہے۔ کہ احباب حتے الامکان جلد ہی اپنا اپنا آرڈر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان کے پتہ پر بھجوا کر عنداللہ ماجور ہونگے ۔:

ناظر تالیف و تصنیف ۔ قادیان

260

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۴۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

زندہ خدا کے زبردست نشان

"نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا" (حقیقۃ الوحی)

قہری نشانات

اللہ تعالیٰ کے قہری نشانات جس کثرت و تواتر کے ساتھ اب رُوئے زمین پر ظاہر ہو رہے ہیں۔ جس شدت کے ساتھ آفات کا نزول ہو رہا ہے۔ اور جس زور شور کے ساتھ مصائب و آلام کے بادل برس رہے ہیں۔ کوئی قلم نہیں۔ جو انہیں احاطہ تحریر میں لاسکے۔ کوئی زبان نہیں۔ جو انہیں پورے طور پر بیان کرسکے۔ اور کوئی دل نہیں۔ جو ان کے متعلق قیاس دوڑا سکے۔ آج دُنیا کا چپہ چپہ خدائے قادر کے انذاری نشانات کا شاہد بنا ہوا ہے اور آج دُنیا کا ہر فرد آسمانی بلاؤں سے سہما ہوا ہے۔ دُنیا کی تاریخ ایسے نظائر پیش کرنے سے عاجز ہے۔ اور انسانی علم ان آلام کے انسداد سے درماندہ۔ دُنیا حیران ہے۔ کہ اگر اس زمانہ میں جنگ ہوتی ہے۔ تو ایسی۔ کہ گزشتہ ازمنہ میں اُس کی نظیر نہیں ملتی۔ زلازل آتے ہیں۔ تو اتنی شدت اور اس کثرت سے کہ ان کی مثال ڈھونڈنا سعیٔ لاحاصل ہے۔ بیماریاں اور وبائیں پھیلتی ہیں۔ تو نہایت ہی بربادی بخش اور ہولناک۔ قحط پڑتا ہے تو اتنا لمبا۔ اور اتنا وسیع الاثر۔ جس سے لاکھوں انسان لقمۂ اجل ہو جاتے ہیں۔ پھر ان کے ساتھ ساتھ طوفانِ باد۔ طوفانِ آب طوفانِ رعد و برق اور رنگ برنگ کے حوادثات کا ایسا ہیبت ناک سلسلہ شروع ہے۔ جیسے دیکھتے ہُوئے نہ خشکی پر امن نظر آتا ہے نہ تری میں۔ آج دُنیا میں ہر طرف مصائب و مشکلات۔ تباہی و بربادی اپنا دامن پھیلائے ہُوئے ہے۔ موت کا بازار گرم ہے۔ فسادات خانہ جنگیاں اور بغاوتیں رونما ہیں۔ مالک اور مملوک کے تعلقات خراب ہو رہے ہیں۔ راعی اور رعایا کا نباہ ناممکن ہو گیا ہے۔ کل کا تاجدار آج فقیری کی حالت میں دکھائی دیتا ہے۔ اور کل کا فقیر آج بادشاہ بنا ہوا نظر آتا ہے۔

عالمگیر مصائب کی وجہ

لوگ ان مصائب کو دیکھتے ہیں۔ وُہ ان مصائب میں خود مبتلا ہیں۔ مگر افسوس اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ کہ ان حوادثات اور ان ہولناک تباہیوں کا باعث کیا ہے۔ کیا خُدا اب رحیم و کریم نہیں رہا۔ کیا اللہ تعالیٰ وُدود و شفیق اور محسن نہیں رہا۔ اگر اللہ تعالیٰ اب بھی وُہی ہے۔ جو پہلے تھا۔ اور یقیناً وُہی ہے۔ تو پھر عقل و فکر سے کام لے کر سوچنا چاہیئے۔ کہ دُنیا میں ہر طرف کیوں موت ہی موت بکھری ہُوئی نظر آرہی ہے۔ اور کیوں ہلاکتیں اور تباہیاں منہ کھولے دوڑ رہی ہیں۔ وہ لوگ جن کی اس بارے میں ان کا مذہب کوئی راہ نمائی نہیں کرتا۔ اگر ظلمت و تاریکی میں پڑے سر پیٹ رہے ہوں۔ تو ان پر کوئی حیرت نہیں۔ لیکن افسوس ان لوگوں پر ہے۔ جنہیں خدا نے اسلام ایسا کامل مذہب عطا کیا اور جنہیں واضح طور پر عالمگیر تباہی و بربادی آنے کے متعلق بتایا جاچکا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

وما کان ربک مھلک القریٰ حتیٰ یبعث فی اُمھا رسولاً یتلوا علیھم اٰیاتنا وما کنا مھلکی القریٰ الا واھلھا ظالمون۔ یعنی اے تباہیوں اور بربادیوں میں گھرے ہُوئے انسان تیرا رب ایسا نہیں کہ وُہ یونہی بستیوں کو ویران کرے۔ اور قسم قسم کے عذاب نازل کرے۔ بلکہ وُہ پہلے دُنیا میں اپنا رسول بھیجتا ہے۔ تاکہ وُہ لوگوں کو اپنی اصلاح کرنے کی دعوت دے اور انہیں بتادے۔ کہ اگر تم نے اصلاح نہ کی۔ تو خدائے قادر کے غضب کا نشانہ بنو گے۔

پھر فرمایا۔ ظلم ایک ایسی چیز ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتی ہے۔ لوگ جب ظالم ہو جائیں۔ انسانیت کی حدود کو توڑ دیں بدیوں اور بدکاریوں کا دلیری سے ارتکاب کرنے لگیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس صورت میں بھی لوگوں کو سزا دیتا ہے۔ پھر فرمایا۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ کہ ہم کبھی دُنیا میں یونہی عذاب نہیں نازل کیا کرتے۔ بلکہ پہلے رسُول بھیج کر اتمام حجت کرتے ہیں۔

غرض قرآن کریم کی یہ آیات دُنیا میں عالمگیر عذاب آنے کی دو وجہیں پیش کرتی ہیں۔ ایک یہ کہ رسول کے مبعوث ہونے اور خدا تعالیٰ کے نشانات پیش کرنے کے باوجود لوگوں کا اسے قبول نہ کرنا بلکہ اس کے مقابلہ میں سرکشی اختیار کرنا دوسرے لوگوں کا ظلم میں حد سے بڑھ جانا۔ اور اپنی اصلاح سے غافل ہو جانا۔

دُنیا کی حالت

اب ایک طرف تو یہ حالت ہے۔ کہ دُنیا ہر قسم کے فسق و فجور میں حد سے بڑھ گئی ہے۔ بدیوں اور بدکاریوں نے ہر جگہ اپنا تسلط جما رکھا ہے۔ ہر رنگ اور ہر قسم کے ظلم کا دَور دورہ ہے اور یہ سب باتیں ایسی ہیں۔ جن کا ہر شخص کو اعتراف ہے۔ دوسری طرف خدا تعالیٰ کا فرستادہ اور اس کا رسول حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہو چکا ہے۔ جو اپنی صداقت ہر اس طریق سے دُنیا پر ظاہر کرچکا ہے۔ جس سے خدا تعالیٰ کے تمام فرستادوں کی صداقت ثابت ہوتی رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی وُہ بار بار یہ بھی بتاتا رہا ہے کہ اگر دُنیا نے اصلاح نہ کی۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف نہ جھکی۔ بلکہ ضلالت و گمراہی میں بڑھتی گئی۔ تو نہایت خوفناک اور رُوح فرسا مصائب و آلام میں مبتلا کی جائے گی۔ اگر دُنیا اس فرستادۂ خدا کی آواز پر کان دھرتی۔ اور اسے قبول کرکے اپنی اصلاح کرلیتی تو یقیناً ان ہولناک مصائب سے بچ جاتی۔ جن میں وُہ اس وقت مبتلا ہے۔ لیکن وُہ ضلالت میں بڑھتی ہی گئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وُہ ہولناک دن آگئے۔ جن کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قبل از وقت دے دی تھی۔

مصائب کی قبل از وقت اطلاع

چنانچہ آپ نے ساری دُنیا کو مخاطب کرکے فرمایا تھا۔

"اے یورپ تُو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو۔ کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وُہ واحدِ یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وُہ چپ رہا۔ مگر اب وُہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سُننے کے ہوں سُنے۔ کہ وُہ وقت دُور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا۔ کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لُوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے۔

وہ ایک کیڑا ہے۔ نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا۔ وہ مُردہ ہے۔ نہ کہ زندہ“ (حقیقۃ الوحی ص۲۵۸)

پھر فرمایا:۔

”یاد رہے۔ کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو۔ کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہونگے۔ اور اس قدر موت ہوگی۔ کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے چرند پرند بھی باہر نہیں ہونگے۔ اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئیگی۔ کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا۔ ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیروزبر ہو جائیں گے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وُہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت۔ اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملیگا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے نجات پائیں گے۔ اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وُہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ دروازے پر ہیں۔ کہ دُنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے۔ بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دُنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وُہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وُہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں۔ ان پر رحم کیا جائے گا“ (حقیقۃ الوحی ص۲۵۶-۲۵۷)

طوفانِ نوح کا نظارہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی اگرچہ پہلے بھی کئی بار پوری ہو چکی ہے۔ مگر تھوڑے عرصہ سے یہ پیشگوئی جس ہیبتناک طریق سے پوری ہو رہی ہے۔ وُہ پہلے سے بہت بڑھ کر ہے۔ دُنیا کے ہر حصہ میں تباہی خیز طوفانوں۔ زلزلوں اور بیماریوں نے قیامت برپا کر رکھی ہے۔ اور اس کا نقشہ اسی رنگ میں پیش کیا جا رہا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی سال قبل پیش فرما دیا تھا۔ چنانچہ رہتک میں گذشتہ دنوں جو طوفان آیا جس سے اس ضلع کے پچھتر فیصدی مکان گر گئے۔ اور لاکھوں کا نقصان ہوا۔ اس کی تفصیل اخبار زمیندار (۲۶ ستمبر) نے ”رہتک میں طوفان نوح“ کے عنوان سے پیش کی ہے۔ اور ۲۹ ستمبر کے ”سیاست“ نے یہ عنوان رکھا کہ ”ضلع رہتک میں طوفان نوح کا نظارہ“

اخبار ”پرتاپ“ (۲۹ ستمبر) نے ”طوفان نوح کی یاد تازہ ہوگئی“ کے عنوان سے لکھا ہے:۔

”جو طوفان اس سال ضلع رہتک میں آیا۔ اس نے حضرت نوحؑ کے طوفان کی یاد لوگوں کے دلوں میں تازہ کر دی ہے“

ان نہایت ہی دردناک اور ہیبت انگیز تفصیلات کو نظر انداز کرتے ہوئے جو اس طوفان کے متعلق اردو اور انگریزی ہندو اور مسلمان اخبارات میں شائع ہوئی ہیں۔ صرف ان عنوانات کو ہی دیکھئے۔ جن کے ماتحت اخبارات نے اس طوفان کے حالات پیش کئے ہیں۔ اور پھر غور فرمائیے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ جو آج سے کئی سال قبل آپ نے دُنیا کے سامنے پیش کئے۔ کس وضاحت کے ساتھ پورے ہوئے ہیں۔ کہ ”نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا“ ہندو اور مسلمانوں سب نے تسلیم کر لیا۔ کہ رہتک کے علاقہ میں جو طوفان آیا۔ اس نے فی الواقعہ نوح کا زمانہ ان کی آنکھوں کے سامنے پیش کر دیا۔

اسی قسم کے طوفان ہندوستان کے دُوسرے حصوں میں بھی انہی ایام میں آئے۔ اور ان کی وجہ سے ہولناک تباہیاں ہوئی ہیں۔

پھر ہندوستان سے باہر بھی کئی ممالک میں ایسا ہی ہوا۔ چنانچہ ۲۹ ستمبر کے ہی ”پرتاپ“ میں میکسیکو کے متعلق میکسیکو شہر سے ۲۶ ستمبر کی آئی ہوئی یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ میکسیکو میں ایک زبردست طوفان آنے سے پانچہزار اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور شہر ٹیمپکو تباہ ہو گیا ہے۔ یہ طوفان نہایت ہی بھاری مصیبت ہے۔ جو پچھلے چالیس سال میں میکسیکو پر نازل ہوئی“

رہتک کے علاقہ میں جو طوفان آیا۔ اس سے انسانی جانوں کا بہت کم نقصان ہوا ہے۔ لیکن دیگر نقصانات اس شدت کے ساتھ ہوئے۔ کہ لوگوں کی آنکھوں کے سامنے نوح کا زمانہ آگیا۔ اس کے مقابلہ میں میکسیکو میں جہاں پانچہزار انسانی جانیں ضائع ہوئیں۔ وہاں دوسرے نقصانات جس حد تک ہوئے۔ ان کا اندازہ لگانا آسان نہیں۔ اور وہاں حضرت نوحؑ کے زمانہ کا طوفان اور بھی زیادہ وضاحت کے ساتھ رونما ہوا۔

پھر چین کے متعلق ”پرتاپ“ کے اسی ۲۹ ستمبر کے پرچہ میں لنڈن سے بھیجی ہوئی یہ خبر شائع کی گئی ہے۔ کہ

”دریائے ہوانگ ہو (زرد دریا) کی نئی اور پرانی رود باروں کے درمیانی علاقوں میں جولائی اور اگست میں جو ہولناک سیلاب آئے۔ ان سے بڑی تباہی ہوئی۔ سرکاری اندازہ کے مطابق ۵۰ ہزار اشخاص غرق ہو گئے۔ ۱۰ لاکھ بھوکوں مر رہے ہیں۔ اور ۲۰ لاکھ اشخاص پر دیگر اقسام کے مصائب نازل ہوئے ہیں“

طوفانوں اور سیلابوں سے دُنیا کے تباہ و برباد ہونے کی یہ خبریں صرف ایک اخبار کے ایک صفحہ سے پیش کی گئیں۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ کئی ماہ سے اس قسم کی خبریں جو روزانہ اخبارات میں شائع ہو رہی ہیں۔ ان کو اگر ایک جگہ جمع کیا جائے۔ تو دُنیا کی ہولناک تباہیوں کا کیسا بھیانک نظارہ آنکھوں کے سامنے آسکتا۔ اور کس وضاحت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انذاری پیشگوئیوں کی تصدیق کر رہا ہے۔

شہروں کا گرنا اور آبادیوں کا ویران ہونا

جہاں جہاں اس قسم کے طوفان اور سیلاب آئے ہیں جن کا کسی قدر ذکر بطور مثال اوپر کیا گیا ہے۔ وہاں کے متعلق بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ کس طرح شہر گرے۔ اور کس قدر آبادیاں ویران ہوگئیں۔ پنجاب کے ہی اضلاع لدھیانہ۔ و رہتک کے متعلق ۲۹ ستمبر کا ہی ”پرتاپ“ بیان کرتا ہے۔ کہ

”ضلع لدھانہ کے دیہات میں ۶۰ فیصدی مکانات گر گئے۔ مواضعات جزیرے بن گئے۔ ایک گاؤں سے دُوسرے گاؤں میں جانے کا کوئی راستہ نہ رہا۔ کپاس اور مکی کی فصلیں تباہ ہوگئیں“

رہتک اور ضلع رہتک کے متعلق لکھا ہے:۔

”سول لائنز میں گورنمنٹ عمارات کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا ہے ریلوے روڈ جسے مقامی پبلک چاندنی چوک کے نام سے پکارتی ہے۔ پر بھی بھاری نقصان ہوا ہے۔ اس سڑک کے دونوں طرف کوٹھیاں ہیں۔ ان کو بھی سخت نقصان پہونچا ہے۔ یہ قابلِ رہائش نہیں ہو سکتیں۔ تاوقتیکہ انہیں دوبارہ تعمیر نہ کرایا جائے۔ ۷۵ فیصدی کے قریب مکانات ہر گاؤں میں گر گئے ہیں“

کیا ان حالات کے پڑھنے کے بعد بھی کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا تھا۔ کہ ”میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں“ وُہ حرف بحرف پُورا نہیں ہوا۔

دُوسری آفتیں

پھر اور کئی قسم کی آفتیں نازل ہو رہی ہیں۔ کئی ملک خانہ جنگیوں میں مبتلا ہیں۔ اور انسانی خون پانی کی طرح بہائے جا رہے ہیں۔ کئی قسم کی بیماریاں پھیل رہی۔ اور علاقوں کے علاقے صاف کر رہی ہیں۔ قحط کی مصیبت نہایت ہی وسعت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ ہر ملک میں کروڑوں انسان بیکار پھر رہے ہیں۔ اور فاقہ کشی کے لئے مجبور ہو رہے ہیں۔ غرض بے شمار آفتیں نازل ہو رہی ہیں۔ اور ہر قسم کی تباہی کا سامان پیدا ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کی صداقت ثابت کر رہے ہیں۔ کہ

”اکثر مقامات زیروزبر ہو جائیں گے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان سے ہولناک صورت میں پیدا ہونگی“

یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ اور کوئی سمجھدار انسان اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ غرض خدا تعالےٰ کے فرستادہ نے جو کچھ فرمایا تھا۔ وُہ حرف بحرف پورا ہو رہا ہے۔ کاش دُنیا اب بھی اصلاح کی طرف توجہ کرے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان مصائب و آلام سے محفوظ رہنے کا جو طریق بتلایا ہے ”کہ توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وُہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں۔ ان پر رحم کیا جائیگا“ اس پر عمل کیا جائے۔

احمدیت کے متعلق مضمون

حادثۂ صلیب مسیحؑ میں احمدیہ نظریہ کی معقولیت اور فوقیت کا اعتراف

شیخ رشید رضا اور ڈاکٹر زویمر کی شہادت

حضرت مسیحؑ کے متعلق اختلافات

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی پیدائش۔ زندگی اور موت ہر حصہ میں شدید اختلافات موجود ہیں۔ یہود۔ نصارٰی اور مسلمانوں کی روایات میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ واقعۂ صلیب میں بھی بالکل متضاد بیانات ہیں۔ اگرچہ عام طور پر یہودی اور عیسائی حضرت مسیحؑ کی صلیبی موت کے قائل ہیں۔ اور اس سے مختلف و متضاد نتائج اخذ کرتے ہیں لیکن عیسائیوں کا پرانا فرقہ (نسطیوں) ابتداء ہی سے حضرت مسیحؑ کی صلیبی موت کا منکر رہا ہے۔ قرآن مجید نے اس قضیہ کا فیصلہ یوں فرمایا۔ کہ یہود کے دعویٰ ملعونیت مسیحؑ اور عیسائیوں کے عقیدۂ کفارہ کی معقول اور مدلل تردید فرمائی۔ اور اعلان کر دیا۔ کہ ہر دو قوموں کے دعوؤں کی بنیاد یعنے مسیح کی صلیبی موت کا ان کے پاس کوئی یقینی اور قطعی ثبوت نہیں۔ (وما قتلوہ یقیناً) ہاں ان قوموں کے غرض پرست طبقہ نے جس بناء پر جس وجہ سے بظاہر مسیحؑ کی صلیبی موت پر اتفاق کر لیا ہے۔ اس کی طرف آیت وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم میں راہ نمائی فرمائی ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ مقتول اور مصلوب نہیں ہوئے۔ ہاں ان لوگوں کے خیال میں وہ مقتول ہو گئے تھے۔ اور ان لوگوں کو اس معاملہ میں اشتباہ ہو گیا ہے۔

قرآنی فیصلہ

قرآن پاک کے اس فیصلہ کے بعد حضرت مسیحؑ کی صلیبی موت ایک افسانہ اور دقیانوسی حکایت رہ جاتی ہے۔ قرآن مجید کا یہ اعلان یہودیت اور مسیحیت کی موت کا اعلان ہے۔ کیونکہ اگر مسیحؑ کا صلیب پر مرنا ثابت نہ ہو۔ تو یہود کا دعوےٰ جھوٹا اور عیسائیوں کا عقیدہ باطل ثابت ہو جاتا ہے۔ اور اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ اس عظیم الشان دعوے کو ثابت کرنے کے لئے نہ یہود کے پاس کوئی قطعی دلیل ہے۔ اور نہ نصارٰی کے پاس۔ موجودہ اناجیل تاریخی اعتبار سے بالکل غیر معتبر ہیں۔ تاہم وہ بھی اس بات کا کھلا کھلا اعلان کر رہی ہیں۔ کہ حادثۂ صلیب کا کوئی عیسائی عینی گواہ نہیں۔ مسیح کے شاگرد اس حادثہ کے وقت ثابت قدم نہ رہ سکے۔ اور کوئی وہاں موجود نہ تھا۔ یہودی تاریخ بھی اس کا کوئی یقینی ثبوت پیش نہیں کر رہی زیادہ سے زیادہ جو کچھ ثابت ہو سکتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مسیح کو صلیب پر لٹکایا گیا۔ لیکن ان کے صلیب پر مر جانے کا کوئی تاریخی ثبوت نہیں۔ محض اوہام اور قیاسات ہیں۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔ ان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ ما لھم بہ من علم الا اتباع الظن یہ اختلاف کرنے والے محض شبہات کی تاریکیوں میں بھول رہے ہیں۔ ان کے پاس یقینی علم ہرگز نہیں۔ محض خیال کی پیروی کر رہے ہیں۔

قرآنی فیصلہ کی معقولیت

قرآن مجید نے اس اہم اعلان اور حیرت انگیز انکشاف کے ذریعہ عیسائیت کی بنیاد ہلا دی ہے۔ اور یہی وہ کسر صلیب ہے۔ جو قرآن مجید کے ذریعہ ظاہر ہوئی۔ نادان کہتے ہیں۔ کہ قرآن مجید یہود و نصارٰی کی روایات کا مجموعہ ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ قرآن حکیم نے یہودیت اور عیسائیت کی موہوم عمارت کو پیوند خاک کر دیا ہے۔ یہودی اور عیسائی کہتے تھے صلیب نے مسیح کو توڑ دیا۔ اور ان کی موت صلیب کے ذریعہ واقع ہوئی۔ قرآن مجید نے آ کر کہا بالکل غلط۔ صلیب مسیح کو نہ توڑ سکی۔ اور نہ آپ صلیب پر مرے۔ بلکہ آپ کی موت طبعی طور پر ہوئی گویا انکسار صلیب کا اعلان کر دیا۔ قرآن مجید مسیح کی صلیبی موت کی نفی کرتا ہے۔ مگر ان کے صلیب پر لٹکائے جانے کا اثبات میں ذکر کرتا ہے۔ لفظ شبہ لھم اور وما قتلوہ یقیناً سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح مقتول و مصلوب کے مشابہ بنائے گئے۔ لیکن قتل کا فعل یقینی طور پر ان پر وارد نہ ہو سکا یہود و نصارٰی کا دعوےٰ مسیحؑ کی صلیبی موت کا تھا۔ اس لئے لفظ ما صلبوہ میں اس کی تردید کی ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ محض صلیب پر لٹکانے سے یہودیوں اور عیسائیوں کی بنیاد قائم نہیں ہوتی جب تک کہ وہ صلیب پر نہ مریں۔ غرض قرآن مجید کا بیان نہایت صاف ہے۔ معقول ہے۔ اللہ تعالےٰ کی فعلی شہادت کے مطابق اور سنت انبیاء کے عین موافق ہے۔

مصنوعی روایات کے طومار

جب سے مفسرین نے قرآن پاک پر تدبر اور اس کے الفاظ پر غور کرنے کی بجائے روایات کا تتبع اختیار کیا ہے۔ تب سے ہی مصنوعی روایات کے انبار جمع ہونے لگے۔ اور قرآن مجید کا خوبصورت چہرہ ان روایات کی تاریکیوں میں چھپ گیا۔ دیکھ لیجئے۔ کہ واقعۂ صلیب مسیحؑ کا قرآن پاک نے کس احسن پیرایہ میں فیصلہ فرمایا تھا۔ لیکن روایات نے اس احسن ترین فیصلہ کو کس طرح بھونڈی شکل میں تبدیل کر دیا۔ وہ ایک اجنبی شخص کے جس کا ذکر قرآن مجید میں نہ صراحتاً اور نہ اشارۃً موجود ہے۔ صلیب پر مرنے کا قصہ بیان کرتی ہیں۔ اور پھر اس کی تعیین کرنے میں اختلاف اور پریشان بیانی کا یہ عالم ہے۔ کہ علامہ فخر الدین الرازی بھی پکار اٹھتے ہیں۔

ھذہ الوجوہ متعارضۃ متدافعۃ واللہ اعلم بحقائق الامور (جلد ۳ صفحہ ۳۲۱)

کہ یہ بیانات متعارض اور باہم مختلف ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہی ان باتوں کی اصلیت جانتا ہے۔

مفسرین اپنے بے جا حسن ظنی یا رطب و یابس کو جمع کر دینے کی عادت کے ماتحت ان روایات کو درج کرتے چلے گئے۔ مگر وہ اس بیان پر مطمئن نظر نہیں آتے۔ اور بھلا کونسا عقلمند یہ بات باور کر سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ کو آسمان پر اٹھانے کے لئے خدا تعالےٰ نعوذ باللہ اس کمزوری کے ارتکاب کا محتاج تھا۔ کہ ایک اور ناکردہ گناہ کو بالکل اور ہو بہو مسیحؑ کا ہم شکل بنا دے تاکہ یہود بھی دل کی بھڑاس نکال لیں۔ روایات کا یہ عجوبہ سنت الٰہی کی کسوٹی پر بھی پورا نہیں اترتا۔ ہر نبی پر مصائب و آفات آئے۔ اس کے دشمنوں نے اسے برباد کرنے کے لئے ہر ممکن منصوبہ سے کام لیا۔ مگر خدا تعالےٰ ہر نبی کو اس صفحۂ زمین پر نجات دیتا۔ اور کامیاب کرتا رہا۔ دشمنوں نے خلیل اللہ کو آگ میں جھونک دیا۔ مگر خدا تعالےٰ نے آگ کو ٹھنڈا کر دیا۔

پس حضرت مسیحؑ کے متعلق حادثۂ صلیب میں غیر پر شبہ ڈالے جانے کا خیال عقلی و نقلی طور پر محض باطل ہے۔ اور درحقیقت اس خیال نے قرآن مجید کی بیان کردہ حقیقت پر بالکل پردہ ڈال رکھا۔ یا بالفاظ دیگر قرآن مجید کی کسر صلیب کو لوگ بھول گئے تھے اور جو نقطۂ نگاہ پیش کر رہے تھے۔ وہ نہایت رکیک اور بودا تھا۔

بعثت مسیح موعودؑ

قریب تھا۔ کہ علماء کی غلط فہمی اور روایات کی الجھنوں کے باعث قرآنی حقیقت کالعدم ہو جاتی۔ اور ادھر صلیبی

مذہب ایک خطرناک اژدہے کی صورت میں دنیا کو نگل رہا تھا۔ کہ رحمت خداوندی جوش میں آئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کسر صلیب اور دوبارہ قرآنی صداقت کو آشکار کرنے کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور آپ اس زمانہ میں پہلے شخص ہیں۔ جنہوں نے قرآن مجید کی روشنی میں دنیا پر ظاہر کیا۔ کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ بلکہ زندہ اتر آئے۔ اور طبعی عمر پا کر اور بنی اسرائیل کی گم شدہ بھیڑوں کو پیغام حق پہنچا کر ملک کشمیر میں راہی ملک بقا ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ نظریہ قرآنی صداقت کا اعادہ اور نہایت معقول نظریہ ہے۔

شیخ رشید رضا کا اعتراف

معقول پسند طبقہ اس نظریہ کو بطیب خاطر قبول کر رہا ہے۔ اور یہود و نصاریٰ اور مسلمانوں کے واقعہ صلب میں اختلاف کا اس سے احسن فیصلہ ناممکن ہے۔ مسلمانوں میں سے متعصب گروہ بھی اس قدر ماننے پر مجبور ہو رہا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ نظریہ پر کوئی محال عقلی لازم نہیں آتا۔ شیخ رشید رضا ایڈیٹر المنار اپنی تفسیر القرآن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نظریہ کا ذکر کر کے لکھتے ہیں:۔

فغرارہ الی الهند وموتہ فی ذلک البلد لیس ببعید عقلاً ولا نقلاً (جلد ۶ صفحہ ۳۴)

یعنے مسیحؑ کا ہندوستان کی طرف چلے جانا۔ اور وہاں فوت ہو جانا عقل اور نقل کی رو سے بعید از قیاس نہیں۔

ڈاکٹر زویمر کا بیان

عیسائیوں میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس نظریہ سے غیر معمولی سراسیمگی چھا رہی ہے۔ ڈاکٹر زویمر جو مشرق قریب میں عیسائیت کی تبلیغ کا انچارج رہ چکا ہے۔ نہایت جھنجھلا کر اس نظریہ کے ذکر پر اپنی کتاب "اسلام العجیب فی فخر الصلیب" میں لکھتا ہے:۔

"فقد قبلتها باهتمام جماعة الاحمدية الحديثة فان مؤسسها غلام احمد انشا نفس النظرية عن يسوع الناصري الذي عاد الى الحياة وسافر الى الهند وهنالك صار معلماً بانياً نظرية على رواية كتبها نوتوفتش الرواني الروسي ثم انه كشف عن قبر ادعى انه قبر يسوع فی كشمير واعلن عن نفسه بانه هو المسيح الجديد وبواسطة وسائل الدعاية المنظمة بحذق واجتهاد ملأت جماعة الاحمدية هذه جميع العالم الاسلامي بهذا الخبر الجديد عن المسيح الدجال حتى ان احد المرسلين زعم ان يسوع المسيح لم يمت حقيقة على الصليب بل غشي عليه فقط كي يفيق ويتمم خدمة اجتماعية اوسع" (صفحہ ۲۷)

یعنے جماعت احمدیہ نے جو ایک نئی جماعت ہے۔ اس نظریہ کو بڑے اہتمام سے قبول کر لیا ہے۔ کیونکہ اس جماعت کے بانی مرزا غلام احمد صاحب نے یہی نظریہ قائم کیا ہے۔ کہ یسوع ناصری بے ہوشی سے زندگی کی طرف لوٹ آئے تھے اور انہوں نے ہندوستان کی طرف سفر کیا۔ اور وہاں راہنما بن گئے۔ اس نظریہ کی بنیاد اس کہانی پر رکھی ہے۔ جو نوتوفتش روسی نے لکھی ہے۔ (بالکل غلط) پھر مرزا صاحب نے ایک قبر دریافت کی ہے۔ اور دعوے کیا ہے۔ کہ یہ یسوع کی قبر ہے۔ جو ملک کشمیر میں واقع ہے۔ اور انہوں نے خود مسیح جدید ہونے کا اعلان کیا ہے۔ (مسیح الدجال کی طرف سے اس تازہ خبر و نظریہ صلب مسیح) کو جماعت احمدیہ نے باقاعدہ پروپیگنڈا کے منظم طریقوں کے ذریعہ اور خاص ہوشیاری اور جد وجہد سے تمام عالم اسلامی میں پھیلا دیا ہے۔ یہاں تک کہ ایک نامہ نگار بھی دعوے کر بیٹھا ہے۔ کہ یقیناً یسوع مسیح صلیب پر نہیں مرے تھے۔ بلکہ ان پر صرف بے ہوشی طاری ہو گئی تھی۔ تاکہ وہ ہوش میں آ کر زیادہ وسیع پیمانہ پر اجتماعی خدمت مکمل کر سکیں"۔

میں ان دو اقتباسات کو پیش کر کے حق پسند اصحاب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ غور فرمائیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیش فرمودہ نظریہ کس قدر معقول اور عیسائیت کی بنیادوں کو کس طرح اکھاڑ دینے والا ہے۔ وہ زمانہ گزر گیا جبکہ مسیحی پادری کشبہ ڈالنے کے افسانے پر قہقہے لگایا کرتے تھے۔ اب تو ان کو لینے کے دینے پڑ گئے ہیں۔ کاش مسلمان اس حقیقت پر غور فرمائیں اور عیسائیت کو شکست فاش دینے کے لئے اس نظریہ کو استعمال کریں۔

(خاکسار ابو العطاء اللہ دتا جالندھری)

سالانہ تبلیغی رپورٹیں جلد ارسال فرمائیں

احباب کرام کو معلوم ہے۔ کہ خاکسار (سید زین العابدین ولی اللہ شاہ ناظر دعوت وتبلیغ) اکتوبر ۱۹۳۱ء سے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے اغراض ومقاصد کے سلسلہ میں سفروں میں رہا ہے اور نظارت دعوت وتبلیغ کے کام سے عملاً فارغ رہا ہوں۔ بدیں وجہ نہ تو میں جماعتوں کو تبلیغی ہدایات دے سکا ہوں۔ اور نہ میری سابقہ جاری کردہ ہدایات کے مطابق رپورٹیں موصول ہوتی رہی ہیں۔ بلکہ اکثر جماعتوں کی طرف سے رپورٹوں کا آنا ہی قریباً قریباً بند ہو گیا ہے۔ اندریں حالات اب سالانہ رپورٹ کی تیاری میں جس قدر مشکلات حائل ہو رہی ہیں۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ میری غیر حاضری میں بعض جماعتوں نے دفتر کے مطالبہ پر سالانہ رپورٹیں ارسال کیں لیکن چونکہ رپورٹوں کا مطالبہ کرتے وقت رپورٹوں کی تیاری کے لئے کوئی خاص ہدایات نہیں دی گئیں۔ اس لئے موصول شدہ رپورٹوں سے بھی چنداں فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ اس لئے میں بذریعہ اعلان ہذا تمام جماعتوں سے بلا استثنا احدے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ یکم مئی ۱۹۳۲ء سے ۳۰ر اپریل ۱۹۳۳ء تک کی سالانہ رپورٹیں جلد سے جلد تیار کر کے ارسال کر دیں۔ اگر کسی جماعت کے سکرٹری تبلیغ تبدیل ہو چکے ہوں۔ تو مقامی امیر یا پریذیڈنٹ یا جنرل سکرٹری کا فرض ہے۔ کہ وہ اس دوست کو یکم مئی ۱۹۳۲ء سے ۳۰ر اپریل ۱۹۳۳ء تک کی تبلیغی رپورٹ لکھنے کے لئے مکلف فرمائیں۔ جو اس عرصہ میں اس عہدہ پر مامور رہے۔

تبلیغی رپورٹیں مندرجہ ذیل امور پر مشتمل ہونی چاہئیں۔

(۱) تعداد انصار اللہ درج رجسٹر (۲) انصار اللہ کے تعلیمی اجلاسوں کی سال زیر رپورٹ میں تعداد (۳) تعداد دیہات جو انصار اللہ کے زیر تبلیغ رہے۔ (۴) سال زیر رپورٹ میں کتنی بار انصار اللہ کے تبلیغی وفود بھیجے گئے۔ (۵) پبلک جلسوں کی تعداد (۶) تبلیغ بذریعہ اشاعت یعنی پمفلٹ یا اشتہارات کس قدر تعداد میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جماعت کی طرف سے شائع کئے گئے یا خرید کر مفت تقسیم کئے گئے۔ اور ان پر کس قدر رقم خرچ ہوئی۔ (۷) تبلیغ اچھوت اقوام کے سلسلہ میں جماعت نے کیا کام کیا۔ اور کیا کامیابی ہوئی۔ (۸) ہر دو ایام التبلیغ جو سال زیر رپورٹ میں آئے کس طرح گزارے گئے کسی قدر تفصیل دی جائے (۹) جماعت کی موافقت یا مخالفت اگر ہو رہی ہے۔ تو کس رنگ میں اور مخالفت میں کونسا عنصر زیادہ تر احمدیوں کا مد مقابل ہے۔ اور اس کی مخالفت کے بد اثر کو زائل کرنے کے لئے کیا تدبیریں اختیار کی گئیں۔ (۱۰) سال زیر رپورٹ میں نو مبایعین کی کیا تعداد ہے۔

میں مکرر عرض کر دوں۔ کہ چونکہ نظارت اعلیٰ کی طرف سے سالانہ رپورٹوں کی اشاعت کے لئے نظارتوں کی رپورٹوں کا فوری مطالبہ ہو رہا ہے۔ اس لئے رپورٹوں کی تیاری و ترسیل میں ایک ہفتہ سے زیادہ تعویق نہ کی جائے۔ اور یہ بھی مکرر عرض کر دوں۔ کہ میرے اس اعلان کی مخاطب ہر جماعت ہے۔ خواہ وہ پہلے رپورٹ بھیج چکی ہے یا نہیں۔ نیز رپورٹوں کی تیاری میں اس بات کو ملحوظ رکھا جائے۔ کہ تبلیغی کام کو من حیث الجماعت دکھایا جائے۔ نہ کہ من حیث الافراد۔ ہاں اگر کسی صاحب نے کوئی خاص کام کیا ہو۔ تو ان کا ذکر دیا جائے۔

(ناظر دعوت وتبلیغ)

تمدنِ اسلام

اسلام کے چند ضروری احکام

اسلام نے جہاں انسان کی روحانیت کی طرف خاص توجہ کی ہے۔ اور ایسے احکام دیئے ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے اس دنیا کی زندگی کا اصل مقصد یعنے خدا تعالےٰ کا قرب حاصل ہو سکتا ہے۔ وہاں اس نے اس دنیا میں انسان کو بہترین انسان بنانے تمام مخلوق کی بہبودی اور خیر خواہی کرنے اور آرام و آسائش حاصل کرنے اور فتنہ و فساد کے مٹانے کی طرف بھی خاص توجہ دی ہے۔ اور اس کے لئے ضروری احکام پیش کئے ہیں۔ ذیل میں ایسے چند احکام پیش کئے جاتے ہیں ؛

پہلا فرض

اسلام نے یہ نہایت ضروری قرار دیا ہے۔ کہ ہر ایک آدمی محنت کرکے کمائے۔ اور ضروریات زندگی جائز طریق سے خود مہیا کرنے کی کوشش کرے۔ اور دوسروں کی کمائی پر نظر نہ رکھے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہترین رزق وہ ہے۔ جو انسان اپنے ہاتھوں کی کمائی سے مہیا کرے نیز فرمایا۔ کہ داؤد علیہ السلام کی عادت تھی۔ کہ وہ اپنی محنت سے اپنے لئے رزق مہیا کرتے تھے۔ اسلام کا یہ قائم کردہ اصل سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ فسادات اور بدامنیوں کی عام طور پر ایک وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ بعض لوگ دوسروں کی کمائی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور خود بیکار بیٹھے رہتے ہیں۔ اس کا لازمی نتیجہ کئی قسم کے ناجائز افعال کا ارتکاب ہوتا ہے۔ وہ مال حاصل کرنے کے لئے ناجائز طریق اختیار کر لیتے ہیں اور اس طرح فتنہ و فساد پیدا ہوتا ہے۔ اسلام نے ہر شخص کو خود محنت و مشقت کرنے کا حکم دے کر ایسے فسادات کے انسداد کی صورت پیش کی ہے۔

دوسرا فرض

پھر اسلام نے یہ حکم دیا ہے۔ کہ کوئی شخص سوال نہ کرے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس امر کے متعلق خاص طور پر خیال رکھتے تھے۔ اور ہمیشہ سوال کرنے سے لوگوں کو منع فرماتے تھے۔ چنانچہ حضورؐ نے صرف تین شخصوں کے لئے سوال جائز رکھا ہے۔ ایک اس شخص کے لئے جو فقر سے نکلنے کی بہت کوشش کرتا ہو۔ مگر اسے کوئی کام ہی نہ ملتا ہو۔ یا وہ بالکل کوئی کام کر ہی نہ سکتا ہو۔ دوسرے اس شخص کے لئے جس پر کوئی ایسا تاوان آپڑے۔ جس کا اس کو وہم و گمان بھی نہ ہو۔ ایسے شخص کے لئے چندہ کیا جا سکتا ہے۔ تیسرے ان لوگوں کے لئے سوال جائز ہے۔ جن پر کوئی قومی جرمانہ آپڑا ہو۔ غرض ہٹے کٹے اور محنت و مشقت کرنے کی ہمت رکھنے والے لوگوں کے لئے سوال کرنے کی ممانعت کرکے بہت سے فتنوں کا اسلام نے سدباب کر دیا ہے۔ اگر کسی شخص کو سوال کرنے سے کچھ مل جائے۔ تو وہ محنت کرکے کمانے سے جی چراتا ہے۔ اور اس طرح قوم اور ملک کے لئے بار بنتا ہے۔

تیسرا فرض

ایک فرض اسلام نے یہ مقرر کیا ہے۔ کہ ایسی باتیں جو لوگوں کو تکلیف دینے والی اور خود اپنے وقار کے خلاف ہوں نہ کی جائیں۔ اس بارے میں نہایت چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھا گیا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا۔ کہ ایک پاؤں میں جوتی پہنے ہوئے جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا آدمی یا تو دونوں پاؤں میں جوتیاں پہنے یا ایک بھی نہ پہنے۔ نیز اس بات سے منع فرمایا۔ کہ لوگ ایک دوسرے سے سخت کلامی سے پیش آئیں۔ ان کو رحماء بینھم کا مصداق بننے کی ترغیب دی چنانچہ فرمایا المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ یعنے مسلمان کہلانے کا مستحق وہ ہے۔ جو مسلمان بھائیوں کو اپنی زبان اور ہاتھ سے ایذا نہ پہنچائے یعنے اپنی زبان کو بدزبانی و درشت گوئی اور ہاتھ کو دست درازی اور تعدی سے باز رکھے۔ نیز فرمایا ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کرو صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ مظلوم کی مدد تو ہوئی۔ لیکن ظالم کی مدد کا کیا مطلب ہے۔ آپؐ نے فرمایا ظالم کی مدد یہ ہے۔ کہ اس کو ظلم سے روکا جائے۔ کیونکہ جب وہ ظلم نہ کرے گا تو ایک گناہ کبیرہ کے ارتکاب سے بچ جائے گا۔ پس اسلام نے بدیوں کے راستوں کو ہی بند کر دیا۔

چوتھا فرض

ایک فرض اسلام نے یہ مقرر کیا ہے۔ کہ ہر انسان امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا رہے۔ اور ایسا کرنے میں نرمی اور محبت سے کام لے۔ تاکہ سننے والا حق سے اور دور نہ ہو جائے۔ نیز لوگوں کو علم سکھائے۔ اور اپنی معلومات سے لوگوں کو مستفید کرے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص علم کو چھپاتا ہے۔ اور باوجود لوگوں کے پوچھنے کے ظاہر نہیں کرتا۔ اس کے مونہہ میں قیامت کے دن آگ کی لگام ہوگی ؛

پانچواں فرض

اسلام نے ایک ضروری فرض یہ بھی قرار دیا ہے۔ کہ اگر انسان اپنے ہمسایہ کو خواہ وہ کوئی ہو تنگی اور تکلیف میں دیکھے تو اس کی امداد کرے اس کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھے۔

ان فرائض سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اسلام نے دنیا میں امن و امان قائم کرنے آپس میں محبت و الفت پیدا کرنے اور انسان کو نہ صرف اپنے لئے بلکہ دوسروں کے لئے بھی مفید اور کار آمد بنانے کا کس قدر خیال رکھا ہے۔ اور ایسے امور جنہیں بظاہر معمولی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن جن کی وجہ سے انسانی تمدن اور معاشرت پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے۔ نہایت عمدہ اور خوبصورت رنگ میں سرانجام دینے کا حکم دیا ہے ؛

(خاکسار عطاء الرحمٰن مولوی فاضل قادیان)

ملزمین مقدمہ علی بیگ کی طرف سے اظہارِ صداقت

مقدمہ علی بیگ ریاست جموں کے ۳۴ ملزمین نے اپنے دستخطوں اور انگوٹھوں کے ساتھ حسب ذیل مضمون برائے اشاعت بھیجا ہے

ہم ملزمان مقدمہ علی بیگ نے اخبارات میں کئی مرتبہ یہ خبر پڑھی ہے کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے وکلاء نے ہم سے غداری کی۔ اور ہمیں تنہا چھوڑ دیا۔ اور جدید کشمیر کمیٹی کے وکلاء نے ہماری وقت پر امداد کی۔ اور اب بھی کر رہے ہیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ بعض ذمہ دار مسلمان کیوں جھوٹ بولنے سے پرہیز نہیں کرتے۔ اور دنیا کو کیوں دھوکا میں ڈال رہے ہیں۔ ایسی جھوٹی خبروں نے ہمیں مجبور کر دیا ہے۔ کہ ان کے متعلق اپنی انتہائی نفرت اور بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے اصل واقعات کے متعلق اپنا بیان شائع کر دیں

گذشتہ گیارہ ماہ سے متواتر چودھری یوسف خان صاحب وکیل گورداسپور آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی طرف سے نہایت قابلیت کے ساتھ مقدمہ کی پیروی کرتے رہے ہیں۔ اور صرف چار ماہ سے جدید کشمیر کمیٹی کی طرف سے ایک وکیل صاحب بھیجے گئے جو چوہدری صاحب موصوف کی امداد کرتے رہے۔ اصل امداد چودھری صاحب موصوف سے ہمیں ملی۔ میاں عبدالحی صاحب دو دن کے لئے تشریف لائے۔ ہم مصیبتوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ جو بھی ہماری کوئی امداد کرے ہم ممنون ہیں لیکن ان سے بڑھ کر ہم آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ممنون ہیں جس نے شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کو ہمارے مقدمہ کی بحث کے لئے ہماری درخواست کو قبول کرتے ہوئے بھیجا۔ اور مسلسل ایک ہفتہ بحث کرکے انہوں نے ہماری نیابت کا پورا حق ادا کر دیا۔ ہم تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں منا اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ جھوٹے پروپیگنڈا سے متاثر نہ ہوں۔ ہم خدا اور اس کی مخلوق کے سامنے بری الذمہ ہیں۔ کیونکہ ہم علانیہ اعتراف کرتے ہیں۔ کہ مرزا محمود احمد صاحب اور آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے ہم پر بہت احسان کیا۔ اپنی طرف سے کوئی کوتاہی نہیں کی نتیجہ خدا کے اختیار میں ہے۔ تمام مسلمان بھائی دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں ان دکھوں سے نجات دے ؛ ملزمین مقدمہ علی بیگ

نظارتوں کے اعلانات

چندہ جلسہ سالانہ بھجوانے میں عجلت فرمائیں

چندہ جلسہ سالانہ کی تحریک آخر اگست ۱۹۳۳ء میں شائع ہو چکی ہے۔ عہدہ داران جماعت اور احباب نے جس رفتار سے چندہ جلسہ بھجوانے کی ضرورت ہے بھجوانا شروع نہیں کیا۔ یہ امر ظاہر ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کے لئے سامان از قسم خورد و نوش کا اب ارزانی کے وقت انتظام نہ کیا گیا۔ تو پھر تاخیر میں اشیاء کے گراں نرخ پڑنے سے اخراجات جلسہ اندازہ سے بڑھ جائینگے۔ اس لئے اگر کافی روپیہ چندہ جلسہ سالانہ کا دو ہفتہ کے اندر مہیا نہ ہوا۔ تو اجناس وغیرہ کی خریداری اور دیگر انتظام جلسہ کا کام شروع نہ کیا جا سکے گا۔ اس لئے احباب چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کا بسرعت انتظام کریں اور روپیہ فراہم کر کے بھجوا دیں۔ ہر ایک احمدی سے شرح کے مطابق جو ۱۵ سے ۲۰ فیصدی ایک ماہ کی آمد پر مقرر کیا گیا ہے وصول کیا جائے۔

(ناظر بیت المال)

زمینداروں کیلئے چندہ کی شرح

ایک صاحب ساکن موضع سید انوالی ڈاک خانہ کوٹلی امیر علی ضلع سیالکوٹ نے دریافت کیا ہے۔ کہ فصل ربیع پر جو انہیں ۱۸ مانی غلہ گندم حاصل ہوا ہے۔ اس پر انہیں کس قدر چندہ ادا کرنا چاہیئے اس خط پر وہ اپنا نام لکھنا بھول گئے ہیں۔ اس لئے ان کو براہ راست جواب نہیں دیا جا سکا۔ اور نہ وہاں کوئی انجمن ہے۔ تا سکرٹری جماعت کے ذریعہ انہیں اطلاع دی جاتی۔ اس لئے ان کے استفسار کا جواب بذریعہ اخبار الفضل دیا جاتا ہے۔ کہ زمینداروں پر۔ چندہ کی شرح پیداوار کا سولہواں حصہ ہوتا ہے۔ سرکاری معاملہ کی رقم کاٹ کر باقی جو پیداوار بچے اس کا سولہواں حصہ چندہ میں ادا کرنا چاہیئے۔

پس اگر ان کی نظر سے اخبار الفضل کا یہ پرچہ گزرے۔ یا اور کوئی احمدی بھائی جو ان کے کہیں قریب رہتے ہوں۔ انہیں شرح چندہ سے مطلع کر دیں۔ نیز وہ خود بھی اپنے نام سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ (ناظر بیت المال۔ قادیان)

تصانیف کے متعلق ضروری اعلان

یہ شکایت سننے میں آئی ہے۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بعض کتب فروشوں اور مصنفین کی طرف سے جو تصنیفات شائع ہوتی ہیں۔ ان میں بعض اوقات قرآن شریف کی آیات کے صحیح طور پر درج ہونے کا پورا پورا اہتمام نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح احادیث کے درج ہونے میں بھی بسا اوقات غلطی ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے مخالفین کو اعتراض اور مغالطہ دہی کا موقعہ ملتا ہے۔ لہذا احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر آئندہ کسی احمدی کی طرف سے طبع شدہ یا شائع شدہ قرآن شریف یا کتاب میں آیات وغیرہ کی غلطیاں پائی جائیں گی۔ اور اس معاملہ میں غفلت اور بے احتیاطی کا ثبوت ملے گا۔ تو ایسی کتاب یا قرآن شریف کی فروخت کو بند کر دیا جائیگا۔ امید ہے۔ آئندہ احباب اس معاملہ میں زیادہ احتیاط سے کام لیں گے۔

(ناظر تالیف و تصنیف۔ قادیان)

ایک نہایت مفید ٹریکٹ

ایک غایت درجہ مفید اور نہایت ہی کار آمد ٹریکٹ الموسوم "التفریق الصریح بین حلیتی المسیح" جماعت احمدیہ خوشاب نے شائع کیا ہے۔ جس میں ایک جوش تعصب سے لبریز غیر احمدی مولوی کے ٹریکٹ التطبیق الاتم فی حلیتی ابن مریم کا نہایت معقول اور بصیرت افروز جواب دیا گیا ہے۔ جن جماعتوں اور دوستوں کو ضرورت ہو۔ وہ روپیہ سینکڑہ کے حساب سے سکرٹری انجمن احمدیہ خوشاب ضلع شاہ پور سے حاصل کر سکتے ہیں

(ناظر دعوت و تبلیغ)

چندہ کی پیشگی ادائیگی

مرکزی ضروریات کا احساس

مکرمی حبیب اللہ صاحب فنانشل سکرٹری آبادان تحریر فرماتے ہیں۔ گذشتہ چند ماہ چونکہ مرزا برکت علی صاحب رخصت پر رہے۔ اور ہماری طرف سے کچھ دیر ہوئی۔ اور ہم چندہ عام اس وقت تک روانہ نہ کر سکے۔ جس کا ہمیں افسوس ہے۔ اب ہم نے تمام سال کا چندہ عام جمع کر لیا ہے۔ ایک ماہ کے اندر اندر تمام سال کا چندہ پیشگی خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اس طرح اس سستی کی ص

تلافی ہو جائے گی۔ مکرمی حبیب اللہ صاحب فنانشل سکرٹری جماعت احمدیہ آبادان کا یہ احساس قابل قدر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین (ناظر بیت المال)

نظارت دعوت و تبلیغ کا ضروری اعلان

ماہواری رپورٹ میں سکرٹریان تبلیغ جہاں جماعت احمدیہ انصار اللہ کی دیگر تبلیغی مساعی کا ذکر کریں۔ وہاں اس کی طرف سے تبلیغ بذریعہ اشاعت کے متعلق رپورٹ نظر انداز نہ کر دیا کریں۔ اور کسی جماعت کی طرف سے جو تبلیغی اشتہار یا دو ورقہ یا پمفلٹ یا رسالہ کی اشاعت کی جائے۔ اس کا نمونہ نظارت کو بھیج کر تعداد اشاعت سے بھی اطلاع دی جایا کرے۔

نظارت کی طرف سے ماہ ستمبر کا دو ورقہ نمبر ۳ شائع ہو چکا ہے۔ انصار اللہ کی تعداد کی نسبت سے ہر جماعت کو ایک معین تعداد میں یہ دو ورقہ بھیجا جائے گا۔ جو جماعت زیادہ تعداد میں اس کی اشاعت اپنے علاقہ میں کرنے کا ارادہ رکھتی ہو۔ وہ مجھے اطلاع دے۔ کیونکہ میں نے اس کا پتھر رکھوایا ہوا ہے۔ نیز اپنے شہر یا علاقہ کے خاص ذی اثر سمجھدار غیر احمدیوں کے نام و پتہ سے اطلاع دیں۔ تا نظارت براہ راست ان کو ہر مہینے یہ دو ورقہ بھیج دیا کرے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان)

نظارت امور عامہ کا اعلان

جو اصحاب امور عامہ میں کوئی درخواست کسی قسم کی امداد کے متعلق بھجوائیں۔ وہ مقامی امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب یا سکرٹری صاحب انجمن کی تصدیق کے ساتھ بھجوایا کریں۔ اس تصدیق کے ساتھ جو کاغذ امور عامہ میں آیا کرے گا۔ اس پر کام کرنا آسان ہوگا۔ ورنہ تصدیق کے لئے کاغذات پھر واپس کئے جایا کریں گے۔

(ناظر امور عامہ)

ایک مخلص احمدی کی ضرورت

ایک جماعت کی تربیت کے لئے ایک ایسے صاحب کی ضرورت ہے۔ جو چھ ماہ کے واسطے اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے وقف فرمائیں۔ اور جو اپنے تقویٰ اور اخلاق فاضلہ اور روحانیت سے اس جماعت کی تربیت میں کوشش کریں۔ ممکن ہے کہ جماعت ان کی کوئی مالی مدد کرے۔ لیکن بہر حال اس کے متعلق کوئی وعدہ نہیں کیا جا سکتا۔

جو دوست اس کار ثواب میں حصہ لینا چاہیں۔ وہ نظارت ہذا سے خط و کتابت فرمائیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان)

نامہ حیدرآباد

مباحثہ بنگلور

جیسا کہ پہلے اطلاع دی جاچکی ہے۔ ۱۶، ۱۷ ستمبر کو بنگلور میں غیر احمدیوں سے مباحثہ طے پایا تھا۔ اس کے لئے الحاج مولوی عبدالرحیم صاحب نیر اور ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم گجراتی اور چند نوجوان تاریخہائے مقررہ سے قبل بنگلور پہنچ گئے۔ بعض اشرار کی وجہ سے پولیس کو فساد کا اندیشہ پیدا ہوا۔ اس لئے بنگلور چھاؤنی میں پولیس کی طرف سے مناظرے کی ممانعت کردی گئی۔ اور مجبوراً بنگلور شہر کے عثمانیہ تھیٹریکل ہال میں ٹکٹوں کے ذریعہ جو فریقین نے اپنے اپنے دوستوں میں تقسیم کرائے ۱۹۔۲۰ ستمبر کو مناظرے کا انتظام کرنا پڑا۔ غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی عبدالواحد صاحب نیاز مناظر مقرر ہوئے۔ مضامین مناظرہ ختم نبوت اور صداقت مسیح موعودؑ تھے۔

مناظرہ کا پہلا دن

مولوی عبدالغفور صاحب مودنا فریقین کی طرف سے صدر منتخب ہوئے۔ پہلے مدعی (غیر احمدی مناظر) نے ۴۵ منٹ تک ختم نبوت پر تقریر کی۔ دوران تقریر میں پبلک کو اس امر کا احساس ہورہا تھا۔ کہ نیاز صاحب محض وقت کو پورا کررہے ہیں۔ جواباً احمدی مناظر (خادم گجراتی) نے ۴۵ منٹ میں نہ صرف مخالف کے دلائل کو رد کیا۔ بلکہ تیس زبردست دلائل امکان نبوت کے پیش کئے۔ جن میں سے ۲۶ آیات قرآنی اور ۴ احادیث تھیں۔ اس کے بعد پندرہ منٹ مخالف کو جواب الجواب کے لئے دیئے گئے۔ مگر اس نے آیات قرآنی میں سے کسی ایک کو بھی نہ چھوا۔ احادیث میں سے ایک دو حدیثوں کو لیا۔ مگر ترجمہ از روئے قواعد عربی غلط کیا۔ جس کا احساس خود سامعین کو ہوا۔

اس کے بعد ۲۰ منٹ نماز عصر کے لئے دیئے گئے۔ بعدہٗ خادم صاحب نے پندرہ منٹ میں حضرت عائشہ صدیقہ۔ حضرت محی الدین۔ امام شعرانی۔ امام محمد طاہر۔ ملا علی قاری۔ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی کے اقوال پیش کئے۔ اور اپنے سابقہ دلائل کے ساتھ ملاکر تقریر کو مکمل کردیا۔ غیر احمدی مناظر نے کہا۔ "آنحضرت کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں"۔ خادم صاحب نے کہا۔ "اگر ضرورت نہیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیا کرنے آئیں گے؟ معلوم ہوا ضرورت کے آپ بھی قائل ہیں۔ اس کے جواب میں غیر احمدی مناظر نے کہا۔ ہم ہرگز عیسیٰ علیہ السلام کے منتظر نہیں"۔ اس کا غیر احمدی پبلک پر خاص اثر ہوا۔ چنانچہ سنا گیا۔ کہ بعد میں غیر احمدیوں نے اپنے مناظر کو ڈانٹا۔ کہ تم نے کیوں ایسا جواب دیا۔ اور جب مندرجہ بالا علماء کے اقوال پیش ہوئے تو غیر احمدی مناظر نے ان کتب کو جن میں سے یہ حوالے دیئے گئے تھے۔ نامنظور کردیا۔ اور کہا ان کا کیا اعتبار تحریف سے خالی صرف قرآن مجید ہے۔ اس پر خادم صاحب نے کہا۔ "آپ اہلسنت کے نمائندہ ہیں۔ آپ ذرا بلند آواز سے اس امر کا اعلان تو فرمادیجئے کہ اہل سنت والجماعت کی جس قدر کتب ہیں۔ ان کا کوئی اعتبار نہیں۔ کتب احادیث اور کتب فقہ بھی آپ کے نزدیک قابل اعتبار نہیں"۔ لطف یہ کہ انہوں نے خود ان میں سے بعض کتب سے حوالجات دیئے تھے۔ لیکن جب ہماری طرف سے حوالہ دیا گیا۔ تو سب محرف ہوگئیں۔ پھر کہا "قرآن کریم کے سوا اور کسی کا اعتبار نہیں۔ تو آیئے صرف قرآن مجید سے فیصلہ کرلیں۔ اور میں نے جو ۲۶ آیات قرآنیہ پیش کی ہیں۔ ان کا جواب دیں"۔ مگر غیر احمدی مناظر نے اس طرف رخ نہ کیا۔ اس پر غیر احمدی پبلک کو اپنے مناظر کی کمزوری کا احساس بڑھ گیا۔ آخر لوگوں پر اثر ہوتا دیکھ کر مناظرہ مالک تھیٹریکل ہال کو دھمکا کر بند کرادیا۔ اور اس طرح ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی بقیہ دو پندرہ پندرہ منٹ کی تقاریر نہ ہونے دیں۔

مناظرہ کا دوسرا دن

پہلے دن کی کھلی ناکامی سے متاثر ہوکر اور یہ دیکھ کر کہ احمدی مناظر کا پبلک پر بہت گہرا اثر ہورہا ہے۔ مناظرہ کو رد کرنا چاہا۔ جس پر وہ کامیاب ہوگئے۔ مفسد لوگوں نے شرائط مناظرہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اس ہال کے قریب ایک جلسہ شروع کردیا۔ جس میں اپنی عادت سے مجبور ہوکر گالیاں دینی شروع کردیں۔ فساد مچانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ چنانچہ ان حالات اور دیگر خارجی اثرات سے متاثر ہوکر مالک ہال نے دوسرے دن ہال دینے سے قطعاً انکار کردیا۔ مگر خدا کے فضل سے مناظرہ کی اصلی غرض پہلے ہی پوری ہوچکی تھی۔ اور حق پسند طبقہ احمدی دلائل کی پختگی کا معترف ہوگیا تھا۔

احمدی بچے کی وفات پر غیر احمدیوں کا رویہ

۲۰ ستمبر کو اتفاقاً ایک نو احمدی کے بچے کا انتقال ہوگیا اس پر تقریباً پانچ سو آدمی لٹھ بند قبرستان پر پہنچ گئے۔ کہ بچے کی نعش دفن نہیں کرنے دیں گے۔ نہایت افسوس سے کہا جاتا ہے کہ اس ذلیل کوشش میں بعض رؤسا کی سازش کو بھی دخل تھا۔ لیکن خدا بھلا کرے سیٹھ عبدالستار صاحب خلف حاجی سیٹھ اسماعیل صاحب کا جنہوں نے خود قبرستان میں جاکر اپنے سامنے بچے کو دفن کرایا۔

جماعتہائے میسور

بنگلور میں سلسلہ احمدیہ کو قائم ہوئے اتنالیس سال ہونے آئے ایک مرتبہ پہلے بھی یہاں مولوی محمد احسن صاحب نے کسی مخالف مولوی سے پبلک مناظرہ کیا تھا۔ مگر سلسلہ کی باقاعدہ اشاعت ۱۹۲۵ء میں الحاج مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے شروع کی۔ اور اس وقت سے یہ جماعت باقاعدہ ترقی کررہی ہے۔ اس انجمن کا اس دفعہ پر سالانہ جلسہ بھی ہوا۔ جس میں حیدرآباد کے بعض دوستوں کے علاوہ شیموگہ۔ احسن۔ ٹمکور۔ میسور اور بنگلور سٹی سے بھی دوست آکر شامل ہوئے۔ اس طرح ان جماعتوں کے افراد میں تعلقات وسیع ہوگئے۔ اور اس جلسہ میں ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم نے صداقت مسیح موعودؑ، ختم نبوت اور مصلح موعودؑ پر تقاریر کیں۔ جو ازدیاد ایمان کا ذریعہ ہیں۔ اسی سلسلہ میں ۸ ستمبر کو مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کی ایک تقریر دنیا کا محسن اعظم محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہوئی جس کے لئے مولوی صاحب کے نام سے مانوس پبلک باوجود تھوڑا وقت پہ اطلاع دینے کے کاروبار چھوڑ کر کافی تعداد میں جمع ہوگئی اور نہایت اثر لے کر گئی۔ مستورات میں ایک تقریر خادم صاحب کی چھاؤنی میں دوسری مولانا کی شہر میں ہوئی۔ جماعت بنگلور نے باوجود قلت اموال افراد نہایت اخلاص و جوش کا نمونہ دکھایا۔ اور مہمان نوازی کا حق پورا پورا ادا کیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ میر کلیم اللہ صاحب سکنہ شیموگہ پر بہت فضل کرے۔ انہوں نے اخراجات میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جماعت کے سکرٹری بی۔ ایم صاحبان اور ڈاکٹر محمد حسین صاحب نیر سیٹھ عبدالحمید صاحب محمد اسمٰعیل صاحب اور سیٹھ یونس صاحب بھی خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ کچھ اس جماعت کے کسی فرد کی طرف سے نہ ہوئی۔ ہر ایک نے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق درمے سخنے قدمے حصہ لیا۔

ایک اور نشان

گزشتہ فرقہ وارانہ فسادات شیموگہ کے زمانے میں ایک ہندو کے اشارہ پر ایک احمدی سید اللہ نامی کو پولیس نے بالکل بے گناہ گرفتار کرلیا۔ ہمارا دوست ان دنوں میں بھی نماز کا بڑا پابند رہا۔ جس پر ایک برہمن سپرنٹنڈنٹ پولیس نے کہا۔ کہ ان ستر بہتر لوگوں میں تو اکیلا ہی مسلمان معلوم دیتا ہے۔ اس کے تقویٰ کو دیکھ کر حکام کو اس کی بے گناہی کا یقین ہوگیا۔ اور رہا کردیا۔ جس ہندو نے اس بے گناہ کو شرارتاً گرفتار کرایا تھا۔ اس کے مکان پر اسی رات بجلی گری۔ اور سخت نقصان ہوا۔ (نامہ نگار)

گوجرانوالہ میں علمائے عیسائی صاحبان کو دعوت اسلام

گوجرانوالہ ۴ اکتوبر جماعت احمدیہ کی دینی خدمات سے متاثر ہوکر ایک غیر احمدی دوست نے غیر مذاہب میں تبلیغ اسلام کے لئے اپنے خرچ پر ٹریکٹ شائع کرانے کی خواہش ظاہر فرمائی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں پہلے ہی ایک ٹریکٹ "آریہ دھرم پر نمبر ۱ اور ۲ فضیلت اسلام" شائع ہوچکا ہے۔ اب ایک دوسرا ٹریکٹ "اسلام اور علمائے عیسائیت" تالیف کردہ مرزا محمد شریف بیگ نائب مہتمم تبلیغ گوجرانوالہ چھاپ کر پبلک میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مضامین اصولی مسائل موازنہ قرآن [illegible]

وصیتیں

۳۹۶۴ ۔ میں سماۃ سعیدہ بیگم زوجہ بابو غلام رسول قوم شیخ عمر تقریباً ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ... بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ... حسب ذیل وصیت کرتی ہوں
میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کا ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک ہزار روپیہ حق مہر واجب الادا ازاں خاوند مسمی بابو غلام رسول صاحب ملازم ریلوے ہے۔ اور زیورات ... پانسو روپیہ کا۔
العبد: سعیدہ بیگم زوجہ بابو غلام رسول احمدی بقلم خود ڈویژنل اکونٹس آفس لاہور۔ گواہ شد: غلام رسول بقلم خود خاوند موصیہ۔
گواہ شد: بقلم خود فضل الدین لاہور۔

۳۹۶۵ ۔ میں غلام رسول ولد میاں چراغ قوم ککے زئی کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن کوچہ ... نانک حال ملازم ریلوے ڈویژنل اکونٹس آفس لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ ... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
ایک مکان مالیتی ایک ہزار پانچ سو روپیہ واقع چار بیراں نزد نئی گھوٹے شاہ تحصیل وضلع لاہور واقعہ ہے۔ (ب) ایک قطعہ اراضی دس مرلہ واقعہ محلہ دار الفضل قادیان مالیتی ڈھائی سو روپیہ جس کی کل قیمت ایک ہزار سات سو پچاس روپیہ ہے۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۲۵/- روپیہ ہے۔ جائداد متذکرہ بالا پر تقریباً سولہ سو روپیہ قرض ہے۔ جو ماہوار باقساط میری تنخواہ سے وضع ہو رہا ہے اس کے علاوہ پراویڈنٹ فنڈ وکٹ وغیرہ وضع ہونے کے بعد صرف پچاس روپیہ تنخواہ ملتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد جس قدر دفتر سے ملتی رہے گی۔ جو قرضہ ادا ہونے اور سرکاری تخفیف کے اڑ جانے کے بعد یقیناً بڑھ جائیگی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو ... کا ۱/۱۰ حصہ ... [illegible] ... کر دیا جائیگا۔ نوٹ۔ اس وقت میرا پراویڈنٹ فنڈ بونس وغیرہ ملا کر تقریباً تین ہزار روپیہ محکمہ ریلوے کے ذمہ ہے۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت میں شمار کیا جائے گا۔
العبد: غلام رسول احمدی بقلم خود ملازم ڈویژنل اکونٹس آفس لاہور ویسٹرن ریلوے لاہور۔ گواہ شد: فضل الدین لاہور۔
گواہ شد: مرزا قدرت اللہ احمدی بقلم خود کوچہ چابک سواراں لاہور

۳۹۶۷ ۔ میں سماۃ سیدہ ناصرہ بیگم بنت حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی قوم مغل عمر ۲۲ برس تاریخ پیدائشی احمدی ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۲۵ ... حسب ذیل وصیت کرتی ہوں
میری جائداد اس وقت اٹھارہ سو روپیہ زیور ہے۔ اور یہ وصیت کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس کی یا اس کے علاوہ بھی جو اور جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لیکن اگر جائداد منقولہ کے علاوہ کوئی غیر منقولہ جائداد بھی میری وفات پر ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور مجھے اور میرے ورثاء کو حق حاصل ہوگا کہ وہ صدر انجمن احمدیہ کی تسلی کے مطابق اس کی قیمت دو اکر بصورت نقدی حصہ وصیت ادا کردیں۔ العبد: ناصرہ بیگم
گواہ شد: مرزا بشیر الدین محمود احمد ۲۶ مئی ۱۹۳۳ء
گواہ شد: مرزا مبارک احمد ۲۶ مئی ۱۹۳۳ء
گواہ شد: رشیدہ محمودہ بیگم۔

۳۹۷۳ ۔ میں سکینہ بیگم بنت مرزا علی بخش صاحب قوم مغل عمر چھبیس سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۱۹ء راکی ہراں ڈاک خانہ تلونڈی رائے پور تحصیل جگراؤں۔ ضلع لدھیانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۱ ... حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور قیمتی دوصد ساٹھ روپیہ اور مہر بذمہ خاوند بتیس روپیہ۔ فقط
العبد: سکینہ بیگم بقلم خود مقیم دار الفضل قادیان
گواہ شد: محمد یحیٰی خان لائبریرین وکلرک دفتر ڈاک۔ قادیان
گواہ شد: فتح دین کلرک خاوند موصیہ کلرک دفتر ڈاک حضرت صاحب

۳۹۸۱ ۔ میں سماۃ مبارک بانو زوجہ محمد احمد خاں قوم راجپوت عمر ۲۲ سال ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۵/۲۲ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں
میرا حق مہر پانچ ہزار روپیہ ہے۔ اور زیور قیمتی ایک ہزار روپیہ ہے۔ ان کے علاوہ اس وقت فی الحال اور کوئی جائداد نہیں ہے میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد میرے قبضہ میں ہو۔ تو ان سب کا ۱/۳ حصہ کی حق دار صدر انجمن احمدیہ کارپرداز مصالح قبرستان قادیان ہوگی۔ العبد: بقلم خود۔ مبارک بانو ۵/۳۳ ۱۹
گواہ شد: محمد احمد خان شوہر مبارک بانو ۵/۳۳ ۱۹
گواہ شد: فضل حسین مینیجر بک ڈپو۔ قادیان ۵/۳۳ ۱۹

۳۹۰۳ ۔ منکہ بابو ولد علی بخش قوم شیخ عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۲۲ء سکنہ بیگم پور ڈاک خانہ سٹرنہ تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۲/۲۳ ۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میں اپنی آمدنی جو تقریباً ۱۴ روپیہ ماہوار ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ وصیت کرتا ہوں۔ اور انشاء اللہ ہمیشہ ادا کرتا رہونگا۔ اور اس تنخواہ کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ اگر میری وفات کے وقت کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وارث ہوگی۔ العبد: بابو بقلم خود۔ ساکن بیگم پور۔

گواہ شد: گیانی واحد حسین مبلغ۔
گواہ شد: نعمت خان سکنہ بیگم پور تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور
گواہ شد: محمد چراغ بقلم خود ساکن راست گو تحصیل وضلع جالندھر

۳۹۷۱ ۔ میں سماۃ فیروزہ بیگم زوجہ چوہدری نعمت اللہ خاں گوہر بی۔ اے راجپوت عمر ۳۰ سال ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج مورخہ ۹/۳۲ ۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت زیورات دو عدد (کنٹھا ایک عدد کانٹے دو عدد) قیمتی تقریباً ۱۲۵/- روپیہ اور مبلغ تین سو روپیہ حق مہر جو میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ کل جائداد ۴۲۵/- روپیہ ہوتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات پر اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: فیروزہ بیگم
گواہ شد: عبد الرحمٰن شاکر احمدی کاتب تحریر ہذا۔
گواہ شد: محمد ذکاء اللہ خاں مسلم ٹیچر مڈل سکول بھائی پھیرو ضلع لاہور
گواہ شد: نعمت اللہ خاں گوہر بقلم خود۔

۴۰۱۳ ۔ میں سماۃ زکیہ خاتون زوجہ بابو یوسف صاحب قوم شیخ پیدائشی احمدی ساکن مونگیر عمر ۲۹ سال۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے زیورات قیمتی قریباً پانچصد روپیہ سلائی کی مشین قیمتی ڈیڑھ صد روپیہ میرا مہر ابھی میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ نوٹ: میں اب تک دو روپیہ ماہوار چندہ دیتی رہی ہوں۔ آئندہ بھی حسب توفیق انشاء اللہ تعالیٰ اس کو جاری رکھونگی۔ یکم جنوری ۱۹۳۳ء
العبد: زکیہ خاتون موصیہ بقلم خود۔
گواہ شد: سید وزارت حسین مونگیر صوبہ بہار۔ گواہ شد: محمد یوسف شوہر موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد: حکیم خلیل احمد بقلم خود محلہ ولادر پور شہر مونگیر صوبہ بہار۔

۴۰۰۸ ۔ میں غلام قادر ولد کریم خان راجپوت پیشہ کوٹلہ بنانا۔ عمر اسی سال تاریخ بیعت ۱۸۹۸ء ساکن سامانہ ڈاک خانہ خاص تحصیل بھوانی گڑھ ضلع سنام ریاست پٹیالہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۲/۳۳ ۔ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں
میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ایک مکان پختہ سکنی رہائشی خود۔ ایک مکان پختہ بیع کردہ ازاں منگو ولد میراں بخش ایک قطعہ اراضی سکنی معہ دیوارہا پختہ خرید کردہ ازاں چھجو ولد احمد بخش یہ سب مکانات محلہ ملکانہ بستی داروغہ میں واقع ہیں۔ ان کی مجموعی قیمت چار صد چالیس روپیہ ہے۔ لیکن میرا گزارہ اس جائداد پر نہیں ہے۔ بلکہ اس آمد پر ہے۔ جو بصورت مزدوری میں کماتا ہوں۔ اتنی جو مقررہ نہیں ہے جس میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ اور برسات کے چار ماہ بالکل بیکار رہتا ہوں۔ میری سالانہ آمدنی کی اوسط مبلغ ۸۵ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ اس جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ فقط تحریر ۲۰ ۔ العبد: غلام قادر خان موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: فخر الدین خان پسر موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: [illegible]

264

اندھیرے گھر کا چراغ حب اٹھرا بے اولادوں کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس مرض کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ طبیب لوگ اسقاط حمل اور ڈاکٹر صاحبان مس کیرج کہتے ہیں۔ یہ نہایت ہی متعدی بیماری ہے۔ اس نے ہزاروں گھر بے اولاد کر دئے۔ جو ہمیشہ نونہال بچوں کی آرزو میں غم و مصیبت میں مبتلا رہتے ہیں۔ مولا کریم ہر ایک کو اس موذی مرض سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ اس بیماری کا مجرب علاج نظام جان مالک دواخانہ معین الصحت نے استادی المکرم حضرت نورالدین شاہی طبیب سے سیکھا ہے۔ اور حضور ہی کے حکم سے ۱۹۱۰ء سے پبلک میں شائع کیا۔ اور احتیاطی رنگ میں گورنمنٹ آف انڈیا سے اپنے دواخانہ کے لئے رجسٹرڈ کرایا ہے۔ تاکہ پبلک کسی اور کے دھوکہ میں نہ پھنس جائے۔ حب اٹھرا مولانا استادی المکرم نورالدین شاہی طبیب کا مجرب نسخہ ہے۔ یہ نسخہ نہ کوئی اور شخص بنا سکتا ہے۔ اور نہ ہی فروخت کر سکتا ہے۔ ہوشیار رہیں۔ صرف دواخانہ ہذا کے لئے رجسٹرڈ ہے اس کے استعمال سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ حب اٹھرا کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت۔ تندرست اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر مایوس والدین کے لئے دل کی ٹھنڈک ہوتا ہے منگوا کر استعمال کرا کر قدرت خدا کا مشاہدہ کریں۔ قیمت فی تولہ ۸/۔ مکمل خوراک ۱۱ تولہ۔ لہ ۵/۱۱ روپیہ یکدم منگوانے پر علاوہ محصول۔ نصف منگوانے پر صرف محصول معاف

نوٹ:۔ ہمارے دواخانہ میں ہر ایک قسم کے مجرب ادویہ امراض زنانہ و مردانہ بچوں اور آنکھوں کے لئے تیار رہتے ہیں۔ آرڈر دیتے وقت بیمار کا مفصل حال تحریر کیا جائے۔

المشتہر:۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت۔ قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا الفضل ۲۱ر فروری ۱۹۳۳ء آپ کی نظر سے گذرا۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے صداقت اسلام کے مضمون میں طب کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے **ہومیو پیتھک علاج** کے فائدے بتائے۔ اگر آپ وہ مضمون پڑھیں تو ہومیو پیتھک علاج کے شائق ہو جائیں میں اپنے شوق اور یقین کی بناء پر عرض کرتا ہوں۔ کہ موجودہ زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق پر بڑا احسان کیا۔ کہ **ہومیو پیتھک علاج** کو عوام کے دلوں میں جگہ دی۔ ان دواؤں کی قلیل مقدار اور عظیم الشان اور دیرپا اثر کو روحانیت والے ہی جان سکتے ہیں۔ اگر اس علاج کو روحانی علاج ہی کہا جائے۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ کونسی بیماری ہے۔ جو اس علاج سے شفا نہیں پا سکتی میں تو کہتا ہوں کہ **ہومیو پیتھک علاج** خطا نہیں کرتا بشرطیکہ حکم ربی ہو۔ ہر مرض کی دوا موجود ہے۔ پورا حال لکھ کر منگا لیجئے۔ کم خرچ ہیں۔

ایم۔ ایچ احمدی ہومیو پیتھ چتوڑ گڈھ میواڑ

اشتہار برائے نکاح

سابق ہیڈ کلرک محکمہ تعلیم کو اپنے لڑکے کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ عمر ۲۲ سال ہے۔ میٹرک تک تعلیم یافتہ ہے۔ بجلی کا کام سیکھ رہا ہے۔ اس کے لئے خاندانی رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی خوبصورت تعلیم یافتہ اچھے خاندان سے ہو۔ اس کے والد کی آمدنی تقریباً -/۲۰۰ ماہوار ہے۔ اس کے علاوہ قادیان میں انکی جائداد -/۸۰۰۰ ہے۔ لڑکا خوش شکل و محنتی ہے۔ خطوط سید محمد شریف کوچہ گوجران مرگ کے نام آنے چاہئیں۔ لڑکی۔ سید۔ قریشی مغل۔ پٹھان۔ راجپوت ذات سے ہو۔

مصباح کا نشانات نمبر

۱۵ اکتوبر کا اخبار مصباح ان نشانات الٰہیہ کے لئے وقف ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے۔ یہ پرچہ ۲۲ اکتوبر یوم التبلیغ کو تقسیم کرنے کے لئے ہم سے منگوائیں۔

قیمت فی مصباح ۱/

۸ پرچے ۸/

۱۶ پرچے ایک روپیہ

درخواستیں جلد آجائیں

مباحثہ مصر جو مولانا اللہ دتا صاحب جالندھری اور امریکن مشن کے انچارج کے مابین ہوا۔ ماہ اکتوبر کے پورے رسالے میں چھپا ہے اپنی جماعت کا تبلیغی کارنامہ دکھانیکے لئے یوم التبلیغ پر تقسیم کریں قیمت ۳/ فی رسالہ ہے کا پتہ

مینیجر مصباح قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کلکتہ سے ۳ اکتوبر کی اطلاع ہے کہ مدناپور کے علاقہ میں طغیانیوں کی وجہ سے لوگ اس قدر تباہ حال ہو گئے ہیں۔ کہ ایک شخص نے اپنے لڑکے کو ایک ماہ کی خوراک پر فروخت کر دیا۔

نواب صاحب مالیر کوٹلہ نے اپنی ریاست کے مصیبت زدگانِ سیلاب کی امداد کے لئے ریاست کی طرف سے پانچ ہزار اور اپنے ذاتی مصارف سے دو ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔

گاندھی جی کے متعلق ۵ اکتوبر کو بمبئی میں ایک جلسہ کی صدارت کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے مسٹر جمنا داس مہتہ نے کہا۔ اس حقیقت کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ گاندھی جی کی سیاسی لیڈری فیل ہو چکی ہے اور اب ان سے درخواست کرنی چاہیئے۔ کہ وہ ریٹائر ہو جائیں۔ نیز سول نافرمانی کو بند کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ جس مقصد کے لئے اسے جاری کیا گیا تھا وہ حاصل نہیں ہوا۔ خاتمہ پر آپ نے کہا کہ میں نے جو کچھ کہا۔ سچائی کی بنا پر کہا ہے۔

دو انقلاب پسند پریم پرکاش اور سنتا سنگھ جنہیں عمر قید کی سزا ہوئی تھی۔ اور جو میلاری جیل سے فرار ہو گئے تھے۔ مدراس سے ۵ اکتوبر کی اطلاع ہے کہ انہیں ریلوے سٹیشن سے ۵ میل کے فاصلہ پر گرفتار کر لیا گیا۔

کیوبا کے پریذیڈنٹ پر ۴ اکتوبر کو ہوانا میں قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ تین گولیاں چلائی گئیں لیکن چونکہ پریذیڈنٹ ایک مسلح کار میں سوار تھے اس لئے بچ گئے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے سکرٹری آف سٹیٹ مسٹر ہل اور مسٹر روزویلٹ پریذیڈنٹ نے ان معاملات پر غور و خوض کیا اور فیصلہ کیا۔ کہ فی الحال امریکہ کی طرف سے کیوبا کے معاملات میں کوئی مداخلت نہ کی جائے۔

پنجاب گورنمنٹ کو اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ہندوستانیوں کی ایک بہت بڑی تعداد ملایا میں بیکار رہے اس لئے حکومت نے ان لوگوں کو جو ریاست ہائے ملایا کی طرف جانے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ متنبہ کیا ہے کہ موجودہ عالمگیری اقتصادی کساد بازاری کے باعث ملایا میں ملازمت کا سوال نہایت مشکل صورت اختیار کئے ہوئے ہے۔ اور اس ملک میں وارد ہونے پر ان کے ملازمت حاصل کرنے کا کوئی امکان نہیں۔

مسٹر سین گپتا کی ارتھی کی فلم صوبہ بمبئی میں ۵ اکتوبر سے ممنوع قرار دی گئی ہے۔

کلکتہ میں کمشنر پولیس کے حکم کے ماتحت یکم نومبر ۱۹۳۳ء سے ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۴ء تک ہر شخص کے لئے ہر قسم کا ہتھیار لے کر شہر میں چلنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ جن لوگوں کو خاص اجازت نامے دئے جائیں گے۔ ان پر یہ حکم عائد نہیں ہوگا

شہریار دکن نے ۵ اکتوبر کو ایک تازہ اعلان کے ذریعہ اس امر کو واضح کیا ہے۔ کہ ذاتی معتقدات خواہ کچھ بھی ہوں۔ ایک حکمران کی حیثیت سے ان کا مذہب عالمگیر رواداری ہے۔

پیپلز بنک کے متعلق پنڈت روپ نارائن رائنہ سابق اسسٹنٹ مینجر اور دیگر بہت سے اصحاب نے ہائی کورٹ میں درخواست دی ہے۔ کہ اسے دیوالیہ قرار دیا جائے۔

جرمنی کے پریذیڈنٹ ہنڈن برگ کی ۸۸ ویں سالگرہ ۳ اکتوبر کو برلن میں منائی گئی۔ اور اعلان کیا گیا۔ کہ ہنڈن برگ کے عنقریب ریٹائر ہو جانے کی خبر غلط ہے۔

مسٹر پٹیل کے متعلق مدراس کے اخبار ہندو کا نامہ نگار مقیم پریگ لکھتا ہے۔ کہ وہ آئندہ انتخابات میں حصہ لینے اور کونسلوں میں داخلہ کی زبردست حمایت کرتے ہیں۔ ان کی یہ بھی رائے ہے کہ اگر کانگرس انتخابات میں حصہ نہ لے سکے۔ تو کانگرس کے اندر ایک ایسی پارٹی بنائی جائے۔ جو ایسا کرنے کے لئے تیار ہو۔

بنگال کے ایک مشہور تیراک مسٹر پرفل گھوش نے ۴ اکتوبر کو کلکتہ میں مسلسل ۷۹ گھنٹے ۱۸ منٹ تیر کر ایک مارواڑی عورت اور ایک امریکن لڑکی کا ریکارڈ جو ۷۲ گھنٹے ۴۰ منٹ کا تھا توڑ دیا۔

ڈیلی ایکسپریس لنڈن نے اپنے نامہ نگار مقیم ٹوکیو کی طرف سے ایک سرکلر شائع کیا ہے۔ جو جاپان کی چند سرکردہ فرموں کی طرف سے مختلف ہندوستانی سوداگروں کو ارسال کیا گیا۔ اس پمفلٹ میں لکھا گیا ہے۔ کہ لنکا شائر کے مال کی جگہ جاپانی مال خرید کر ہندوستانی مارکیٹ میں فروخت کریں اس کے عوض جاپان ہندوستانیوں کو انگریزی حکومت سے آزادی حاصل کرنے میں مدد دے گا۔ انگریزی اخبارات گورنمنٹ سے مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ سرکلر جاری کرنے والی فرموں کو جاپانی گورنمنٹ سے سزائیں دلائی جائیں۔ کیونکہ انہوں نے انگریزی حکومت کے خلاف پروپیگنڈا کیا ہے۔

کولمبو سے ۴ اکتوبر کی اطلاع ہے کہ سیلون میں نمک کا سٹاک کم ہو گیا ہے اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس وقت جتنا نمک موجود ہے۔ وہ صرف تین ماہ کے لئے کافی ہو گی۔ اس لئے نمک کی درآمد کے لئے سٹیٹ کونسل میں ایک بل پیش کیا جانے والا ہے۔ جس کے رو سے آٹھ سو ہنڈرڈ ویٹ نمک ہر ماہ سیلون کو مہیا کرنے کے لئے ٹنڈر طلب کئے جائیں گے۔

آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے ۴ اکتوبر کو پارلیمنٹ میں بجٹ پیش کیا۔ جس میں آسٹریلیا کی آمدنی ½ ۷۳ ملین پونڈ دکھائی گئی۔

وائسرائے ہند نے دہلی کے گرد و نواح میں سیلاب کے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے پانچسو روپیہ دیا ہے

ہر ہٹلر کی پالیسی سے تنگ آ کر اس وقت تک برلن کی ایک اطلاع کے مطابق ½ ۳ ہزار یہودی دیگر یورپین ممالک میں آباد ہو چکے ہیں۔ اور روز بروز اس تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

نوجیون پریس جس میں گاندھی جی کے ہفتہ وار اخبارات ینگ انڈیا اور نوجیون چھپا کرتے تھے۔ احمد آباد سے ۴ اکتوبر کی اطلاع ہے کہ اسے فروخت کرنے کے لئے خریداروں کی پیشکش کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ پریس کی مالیت پچاس ہزار روپیہ ہے۔

مہاراجہ الور کے متعلق ٹریبیون کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ وہ اس سال ماہ دسمبر میں ہندوستان میں واپس آ رہے ہیں۔ کیونکہ ریاست میں فرقہ وار صورت حالات بہتر ہو رہی ہے اور نظم و نسق کے اعتبار سے ان کی موجودگی ضروری ہے۔

رہتک کے سیلاب زدہ علاقہ کا گورنر پنجاب نے جو معائنہ کیا تھا۔ اس کے نتیجہ کے طور پر حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جہاں تک مالیہ زمین کا تعلق ہے ۸ سے کم شرح والی فصل پر مالیہ بالکل معاف کیا گیا ہے۔ ۸ سے زیادہ اور ۱۲ سے کم شرح والی فصل پر پچاس فیصدی معافی دی گئی ہے۔ اسی طرح آبیانہ میں بھی کمی کی جائے گی۔ بلکہ چارہ جوار باجرہ اور سوکھ کی فصلوں کا آبیانہ بالکل معاف کر دیا جائے گا۔ انجمن امداد قحط زدگان کی طرف سے مصیبت زدگان کے لئے پچاس ہزار روپیہ کی امداد کا اعلان کیا گیا ہے۔

اڑیسہ کے سیلاب زدہ علاقہ کے لئے حکومت نے چالیس ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔

وفد فلسطین کے ارکان مفتی سید امین الحسینی اور ہز ایکسی لنسی محمد علی پاشا ۶ اکتوبر کو کلکتہ سے لاہور پہنچے۔ مقامی معززین سٹیشن پر شاندار استقبال کیا۔

دہشت زدگی کو دبانے کے لئے میدناپور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے تمام نوجوانوں کو ۱۰ اکتوبر سے پبلک رستوں پر بائیسکل لے کر چلنے کی ممانعت کر دی ہے۔ ان نوجوانوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے بائیسکلوں کو یا تو فروخت کر دیں یا قریب کے تھانہ کے حوالہ کر دیں۔ حکم میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ جو

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی